

ﷻ میلا دالنبی

۲۰۰۹ (روالپنڈی ، لاہور)

خواجہ شمس الدین عظیمی

کا خصوصی خطبات

Audio Cd

Vol 177

۱ قرآن کو پڑھنے کا کیا مطلب ہے ؟ (روالپنڈی)

۲ اللہ تعالیٰ کو دیکھنا کس طرح ممکن ہے ؟ (لاہور )

... بسم اللہ

... ما کان محمد

... انا اللہ و مالکتہ

... دورود ابراہیم

حاضر مجلس ، معزز خواتین و حضرات ، دوستوں ، بھائیوں ، بچوں اسلام و علیکم  
میلا دالنبی ﷻ کی تقریب کے سلسلہ میں کا میرا نواہی روالپنڈی میں  
عید میلا دالنبی کی تقریب کو رہی ہے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے متعلق  
اور حضور پاک ﷺ کے مشن سے متعلق خصوصاً روحانی مشن سے متعلق میں کچھ  
بیان کروں گا رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہیں ہم سب مسلمان اس بات  
سے واقف ہیں اور قرآن پاک بھی اس کی شہادت دیتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
وحدانیت کا جو دین لیکر آئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر اس کی تکمیل فرمادی  
اور خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ... الیوم اکملت لکم دینکم ... یعنی رسول اللہ  
ﷺ اسد برحق نبی ہیں جن کے اوپر اللہ تعالیٰ نے انعام اکرامات اس قدر ہیں کہ  
اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے قلب اطہر کے اوپر دین کی تکمیل فرمادی ...  
الیوم کملت لکم دینکم ... دین کی تکمیل سے مراد یہ ہے کہ نوع انسانی کو  
زندگی سے متعلق وہ زندگی ، دنیا کی زندگی ، وہ زندگی مرنے کے بعد کی  
زندگی ، وہ زندگی دنیا میں آئے سے پہلے عالم ارواح کی زندگی ، وہ زندگی  
مرنے کے بعد حشر نشر کے بعد دوبارہ زندگی کے وہ زندگی جنت  
کی ، وہ زندگی دوزخ کی ، وہ عین کی ، وہ صدیق کی وہ زندگی کا پہلو پر  
رخ اور زندگی کو پہرے زاویہ سے قرآن پاک نے رسول اللہ ﷺ کے اوپر وحی کی  
صورت میں نزول فرمایا اور خود اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ  
چھوٹی سے چھوٹی بات بڑی بات کوئی بھی بات ایسی نہیں جس کی  
قرآن پاک نے پوری طرح وضاحت نہ کر دی ہو مفسر و مفسرین کے زندگی جو ہم

contant

ہیں انکے ذہنی انتشار اس طرح ہوں جس طرح نماز میں ہوتا ہے کیا وہ... حساب کتاب صحیح طریقہ سے کر سکتے ہیں؟ اب جواب ہوگا نہیں، نہیں کر سکتے اچھا جب وہ حساب کتاب صحیح طریقہ سے نہیں کر سکتے کیا کمپنی انہیں اپنے ہاں ملازم رکھے گی؟ آپ کا جواب ہوگا نہیں کیسے رکھے گی؟ اسلئے کہ... اس ذہنی انتشار سے وہ

Accountant

تو وہ بیس صفحہ بھی جمع کا ٹوٹل کرے گا تو طار سے اس میں کمی ۲۰۴ آجائے گا ۲۰۳ آجائے گا کبھی ۲۹۰ آجائے گا کیوں؟ اسلئے کہ اسکو ذہنی انتشار ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب وہ حساب صحیح نہیں کرے گا تو اس کو نوکری سے نکال دیا جائے گا یہی صورت حال وکالت کی ہے ایک وکیل صاحب ہیں

Educated

ہیں قابل ہیں بہت ما صلاحیت ہیں لیکن جب وہ مقدمہ کی تیاری کرتے ہیں تو ان کو ذہنی انتشار ہوتا ہے ہاں ما شاللا وکیل بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو بتائیں ذہنی انتشار میں وہ مقدمہ کی پیروی کر سکتا ہے؟ تیاری کر سکتا ہے؟ ایک ہی جواب ہوگا نہیں مقدمہ کی جو ضرورت ہے کیونکہ وہ پوری نہیں ہوئی کیونکہ اس میں ذہنی انتشار ہے مقدمہ کی تیاری نہیں ہو سکتی اور امکان اس بات کا ہے کہ وہ وکیل مقدمہ ہار جائے گا اس کے برعکس ایک ڈاکٹر ہے اس کے پاس ایک مریض آیا مرض بہت الجھا ہوا ہے اس نے... کو مریض کے اوپر رکھا اور آواز بھی آئی اس کو دل کی لیکن اس کو ذہنی انتشار ہے کیا وہ جو کچھ اس نے پڑھا ہے اس کے مطابق مریض کی تشخیص کر سکتا ہے؟ ایک ہی جواب ہوگا کہ نہیں مرض کی تشخیص کے لئے ذہنی انتشار نہیں ہونا چاہئے اور یکسوئی کے ساتھ مرکزیت کے ساتھ اسکا ذہن اس بات پر قائم رہے کہ مرض کیا ہے؟ مرض کی نوعیت کیا ہے؟ یہی صورت حال اخبار کے نویسویکی ہے، مضمون نگاروں کی ہے، جو لوگ کتابیں لکھتے ہیں ان کی ہے، جب ان کو ذہنی انتشار ہوتا ہے تو وہ مضمون نہیں لکھ سکتے، کتاب نہیں لکھ سکتے انتہاء یہ ہے کہ ایک خاتون کے کھانا پیکاری ہے اور اس میں ذہنی انتشار ہے تو اس بات سے فیصد امکان ہے کہ کھانا جل جائے گا یا خراب ہو جائے گا یہی صورت حال بچوں کی ہے بچے اسکول جاتے ہیں اگر ان کو ذہنی انتشار ہوتا ہے تو کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ

Teacher

جو کچھ پڑھتا ہے، جو کچھ کہتا ہے، بچے سنتے بھی ہیں سب لیکن

Teacher

نہ کیا کہنا، کیا پڑھایا، کیا سمجھایا بچوں کے ذہن میں نہیں آتا ہے ایک اسی باتیں ہیں جس سے ہر شخص واقف ہے اور اس کیفیت سے ہر انسان گزرتا ہے جب ہمارا تجربہ ہے کہ ذہنی انتشار کے ساتھ کوئی بھی کام ٹھیک نہیں ہوتا تو ایک

Student

اس نے بڑی تیاری کی لیکن جب وہ امتحان گا میں جاتا ہوں امتحان دیتا ہوں تو وہ بڑی ذہنی انتشار کا شکار ہو جاتا ہوں اتنے سارے لوگ ماشاء اللہ یہاں پڑھ لکھ لوگ بیٹھے ہوتے ہیں سب نے ہی تجربہ کیا ہوا ہے اور سب نے امتحان بھی دئے ہوتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کیا ایسا ہے جس کو ذہنی انتشار ہو کیا وہ امتحان میں پاس ہو سکتا ہے؟ آپ کا ایک ہی جواب ہوگا نہیں امتحان کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو ذہنی یکسوئی حاصل ہو اور ساتھ ساتھ اطمینان قلب نصیب ہو اسی حالت میں جو بچہ امتحان دے تو اس کے نتائج اچھے نکلائے گا اور وہ اچھے نمبروں سے پاس ہو جائیں گے میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں دنیا کے ہر کام میں ذہنی انتشار ہے اس میں اگر ذہنی یکسوئی نہیں ہے تو کامیابی کا امکان تقریباً ختم ہو جائے گا دوسری بات جو بہت قابل توجہ اور سمجھنے کی بات ہے وہ ہے کہ جب ہم ذہنی انتشار میں ہوتے ہیں تو اس کی ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ ہمارا ذہن اس مضمون کی طرف سے ہٹ جاتا ہے جو مضمون ہماری آنکھوں کے سامنے ہے دوسری بات جو اہم اور غور طلب ہے کہ پکا گانا ریڈیو پر نشر ہوتا ہے یا ٹی وی پر نشر ہوتا ہے یا کسی مجلس میں پکا گانا گایا جاتا ہے اس میں لوگ بیٹھے ہوتے ہیں چند لوگ کے علاوہ جو پکے گانے کو جانتے ہیں باقی لوگوں کی دلچسپی اس میں نہیں ہوتی، کیوں نہیں ہوتی؟ اس لئے نہیں ہوتی کہ اس کے معنی مفہوم سے وہ بے خبر ہوتے ہیں آپ جب بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں تو اس کے معنی مفہوم پر توجہ نہیں کرتے ہیں بس طوطی کی طرح ایک طوطے کو اگر یہ سکھایا جائے بیوی کا میٹھو چوڑی کھائے گا توو بولتا رہے گا بیوی کا میٹھو چوڑی کھائے گا، بیوی کا میٹھو چوڑی کھا ئے گا تو اس کو کچھ پتا نہیں کہ وہ کیا بول رہا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک لاکھ مرتبہ بھی بیوی کا میٹھو چوڑی کھا ئے گا کہے گا تو اسکو چوڑی چوڑی نہیں ملے گی اس کو معلوم ہی نہیں میں کیا کہہ رہا ہوں بڑی عجیب بات ہے کہ دین کے معاملے میں میں سارے عالم اسلام اس میں شریک ہوں اور پورے عالم اسلام اس طرح بطور خاص توجہ دینی چاہئے اور پورے عالم اسلام کو اس طرح بطور توجہ دینی ضروری ہے ورنہ جو حالات آج ہیں مذہب سے جو دوری لوگوں نے آج آئے خدا جانے کیا ہوگا لیکن کوئی روشن مستقبل نظر نہیں آتا ایک بات جو میں اکثر سوچتا ہوں وہ ہے کہ جب ہم اپنے بچوں کو انگلش پڑھاتے ہیں ہم اپنے بچوں کو کوئی اور زبان پڑھاتے ہیں پنجابی پڑھاتے ہیں، اردو پڑھاتے ہیں، سندھی پڑھاتے ہیں، بلوچی پڑھاتے

ہیں کوئی بھی زبان پڑھاتے ہیں تو اس کے ترجمہ کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا  
cat انگریزی پڑھائیں گے تو

معنی بلی

Rat

معنی چوہا شروع سے ہی اور جب قرآن پڑھائیں گے تو اس کا نہ کوئی مفہوم  
بتایا جاتا ہے نہ اس کے معنوں کا کوئی اظہار کیا جاتا ہے بس طوطے کی طرح  
اسے پڑھایا جاتا ہے اور ایک بہت زیادہ قابل طرف بات یہ ہے اس طرف آپ  
ضرور غور طلب فرمائیں کہ سب سے زیادہ کم وقت ہم قرآن کے پڑھانے میں  
دیتے ہیں مولوی صاحب آتے ہیں ایک تو یہ کہ مولوی صاحب کو خود یہ  
نہیں پتا ہوتا کہ ترجمہ کیا ہے؟ وہ طوطے کی طرح اس طرح کرتے ہیں الحمد  
للہ رب العالمین وہ بچے بھی کہتے ہیں الحمد... پھر وہ کہتے ہیں الرحمن  
الرحیم... بچے بھی کہتے ہیں الرحمن... پھر کہتے ہیں یمالک یوم الدین... بچے کہتے  
گامالک... ایاک نعبد و ایاک نستعین... بچے بھی کہتے گامالک... اہد نصرات  
المستقیم... بچے بھی کہتے گامالک... صراط الذین انعمتہ... بچے بھی کہتے گامالک  
صراط... غیر مغدوبہ... بچے بھی اس کو دوہرا لے گا میں یہ سوال کرنا چاہتا  
ہوں آپ تمام حاضرین سے اس طرح اگر انگریزی پڑھائی جائے بچوں کو ہندی  
پڑھائی جائے، اردو پڑھائی جائے یا پنجابی پڑھائی جائے یا کوئی بھی زبان پڑھائی  
جائے کیا اس بچے کو آپ پڑھا لکھا طالب علم کہہ سکتے ہیں؟ کیا جواب ہوگا آپ  
کا آپکا یہ جواب ہوگا کہ نہیں ایسا آدمی پڑھا لکھا نہیں کہہ جا سکتا پڑھا لکھا  
وہ ہوتا ہے جو معنی کو سمجھتا ہو معنی کے بعد مفہوم اخذ کرتا ہو اور اس کے  
اوپر یہ اشکار ہو کہ میسجو کچھ پڑھا رہا ہوں کیا مطالب ہے، کیا معنی ہے، کیا  
مفہوم ہے اگر اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جا رہا ہے تو یہ بات سمجھ میں آئی اللہ  
تعالیٰ کیا ارشاد فرما رہا ہے، کیا اللہ تعالیٰ امرون ہوائی کا ذکر فرما رہا ہے  
بیبالہ تعالیٰ کسی چیز سے منع فرما رہا ہے، کسی چیز کا اجر فرما رہا ہے  
ہیں، جنت کیا ہے، دوزخ کیا ہے، جب ہمیں پتا ہی کچھ نہیں ہے طوطے کی طرح  
ہم نہ پڑھتے تو بتائیں گے صاحب عقل وہ ہم کوئی بھی آدمی اس میں ماشا اللہ آپ  
... سے یہاں پڑھ لکھ لوگ بھی ہیں کم پڑھ لکھ لوگ بھی ہیں یہاں

Phd

بھی ہیں یہاں ہذاکٹر بھی ہیں، یہاں انجینئر بھی ہیں میں تمام حاضرین سے یہ  
سوال کرتا ہوں کہ جس طرح ہمارے بچے مولوی صاحب سے قرآن پڑھتے ہیں  
معنی اور مفہوم کہ اگر ہم اسی طرح انگریزی بھی پڑھیں، ہندی بھی پڑھیں، یا  
کوئی بھی زبان پڑھیں کیا اس بات کا کوئی ہمیں فائدہ ہے؟ بچہ سکتا ہے؟ آپ سب  
کا ایک ہی جواب ہوگا نہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں پینچے گا دوسری بات جو  
بہت زیادہ اہم اور غور طلب ہے قرآن پاک اللہ کی کتاب ہے خود قرآن نہ فر

مایا... لایغد... دیکھئے! اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے میں کوئی چھوٹی سی چھوٹی بات بڑی سی بڑی بات ایسی نہ دیکھتا ہوں جو قرآن پاک میں وضاحت کے ساتھ بیان نہ کر دی ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں سائنس بھی ہے قرآن میں ہر وہ علم ہے جو کسی بھی طرح کسی بھی زبان میں کسی بھی گرامر کے ساتھ دنیا میں موجود ہے وہ سب کا سب قرآن میں تذکرہ ہے لایغد... کوئی چھوٹی سی چھوٹی بات بڑی سی بڑی بات ایسی نہ دیکھتا ہوں جس کو قرآن نہ وضاحت کے ساتھ بیان نہ کر دیا ہو تو اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ہوائی کے اگر ہم قرآن پڑھ لیں تو قرآن میں سائنس بھی ہے، قرآن میں ہر علم ہے، ستاروں کا بھی ہے، اور انتہائی بڑے جو علوم ہیں کتابوں میں نہ سمیٹتے ہزاروں لاکھوں سال کی دنیا بتاتے ہیں لاکھوں سالوں میں جو علوم رائج نہیں ہوئے وہ بھی قرآن پاک میں موجود ہے لایغد... ہر چھوٹی سی چھوٹی بات بڑی بات ہر بڑی بات ہر چھوٹی بات ہر علم کسی بھی زواہی سے وہ علم ہے سائنس ہے، جغرافیائی ہے قرآن نہ اس کو وضاحت کے طور پر بیان کیا ہے اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اگر ہم قرآن پاک کو اس کی افادیت حاصل کرنے کے لئے ہم عربی پڑھ لیں قرآن کو سمجھ لیں تو ہمیں قرآن میں سائنس بھی اور سائنسی علوم بھی ملے گی جغرافیائی بھی ملے گی یعنی ہر وہ علم جتنے رائج ہیں دنیا میں لایغد... سب کے سب اس کے اندر موجود ہیں لایغد... ہم انسانوں کے بنائے ہوئے علوم بہت توجہ سے پڑھتے ہیں اور بڑی بڑی فیس دے کر پڑھتے ہیں دس دس بار بار گھنٹے روز پڑھتے ہیں تو وہ علوم ہمیں حاصل ہو جاتا ہے اور قرآن پاک مولوی صاحب اُنہوں نے طوطے کی طرح خود پڑھتے چلا گئے اور بچے بھی اس کی ادائیگی کرتا رہا قرآن ختم ہو گیا مولوی صاحب کو جوڑا مل گیا مولوی صاحب کو پیسہ مل گئے مولوی صاحب کو مٹھائی بھی مل گئی اور بچے کو سمجھا جا رہا ہے کہ ہمارے بچے نہ قرآن پڑھ لیا پڑھنا ہے کہ مراد دراصل یہ ہے کہ انسان کے اندر فہم پیدا ہے... ہوا انسان کے اندر شعور

Develop

ہوا انسان شعور کے بعد لا شعور سے واقف ہو لا شعور کے بعد انسان روح سے واقف ہو کہ روحانیت کیا چیز ہے؟ پیدا ہونے سے پہلے ہم کہاں تھے؟ مرنے کے بعد ہم کہاں چلے جائیں گے؟ حساب کتاب کیا ہے؟ جنت دوزخ کیا ہے؟ ثواب کیا ہے؟ عذاب کیا ہے؟ سکون کیا ہے؟ راحت کیا ہے؟ سکونی کیا ہے؟ پریشانی کیا ہے؟ اگر اس بات کا علم نہ ہو تو پھر کسی بھی طرح ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے قرآن پڑھ لیا اگر قرآن پڑھنا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ... میں نے کہا آپ نے بھی کہہ دیا الحمد... میں نے کہا الرحمن... آپ نے بھی کہا دیا الرحمن... میں نے کہا مالک... آپ نے بھی کہا دیا الہ... تو ماشاء اللہ یہاں اتنے سارے حضرات موجود ہیں میں ان خواتین و حضرات سے ایک سوال کرتا ہوں کیا اس طرح پڑھنا کیا اس طرح قرآن پڑھا جا سکتا ہے پڑھنے کے دائرے میں

آتا ہے؟ یا ہم اس بندہ کو جس نے الحمد رب... آمین تک پڑھ لی ہے اور اس کو اس کا نہ ترجمہ پتا ہے، نہ مفہوم پتا ہے، نہ اسکی عظمت کا احساس ہے، تو کیا اس کو یہ کچھ پتا جائے گا کہ ہم نے قرآن پڑھ لیا ہے؟ آپ کا جواب یہ ہوگا پڑھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں فہم پیدا ہو عقل و شعور میں یہ بات آئے کہ اللہ اپنے بندوں سے کیا فرما رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اتنے سارے پیغمبر مبعوث فرمائیں آخری پیغمبر پڑھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی چیز کو دوہرا یا جائے بغیر سمجھ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے مفہوم سے بندہ آگاہ ہو وہ یہ جانتا ہو، وہ یہ سمجھتا ہو، عقل و شعور اس کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے میں الحمد للہ... سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیجو عالمین کا رب ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں یہ تو ٹھیک ہے بھئی یعنی تعریف جو ہے تعریف کی اصل صلاحیت ہے جو تعریف ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ساری تعریفیں مخصوص ہیں چلئے یہ تو آپ نے کہہ دیا کہ بھئی سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں رب العالمین عالمین کا رب ہے عالمین سے کیا مراد ہے؟ بھئی... عالمین ایک عالم ہے ایک عالمین میں آپ کی دنیا، ایک عالم میں آپ کا آسمان، چاند، سورج ستارے، کہانی شانی نظام، عالمین کا مطلب یہ ہے کہ عالمین لا تعداد، انگینت آپ کی شماریات سے بہت زیادہ عالمین ہیں اور اللہ... تعالیٰ انکو

Feed

کرتا ہے، انکا رب ہے، انکو وسائل فراہم کرتا ہے، ان کو زندہ رکھتا ہے، ایک سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہوا ہے کہ جنتی روحوں کی کیاشناخت ہے اور دوستوں لوگوں کی کیا شناخت ہے میرے عزیز دوستوں، بچوں، بزرگوں خواتین و حضرات آپ میری بات کو سمجھ رہے ہونگے کہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کی ابتری، زبوحالی، پریشانی اور ذلت و رسوائی کا سبب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ہم قرآن پاک کو سمجھ کر نہیں پڑھتے، ہم قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھتے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ہم عربی نہیں پڑھتے اگر ہمیں انگریزی پڑھنی ہے تو ہم انگریزی پڑھتے ہیں، اگر ہمیں ہندی پڑھنی ہے تو ہم ہندی پڑھتے ہیں، اگر ہمیں پنجابی پڑھنی ہے تو ہم پنجابی پڑھتے ہیں، اگر ہمیں سندھی زبان میں شاہ عبد الطیف بھٹائی کا کلام سمجھنا ہے تو ہم سندھی پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کائنات کو سمجھنے کے لئے فرشتوں کی...

Activities

کی واقف ہونے کے لئے، فرشتوں کی اقسام سے علم حاصل کرنے کے لئے، فرشتوں کو کیا کام ہوتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں قرآن پڑھنا ہو گا اور قرآن عربی میں پڑھنا ہوگا عربی میں جب تک ہم قرآن نہیں پڑھیں

گے اس وقت تک میاس بات کو علم نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام کا منشأ کیا ہے میرا خیال ہے میری بات پوری ہوگئی ہے میں یہی آخری میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں آپ خود بھی قرآن کریم کو پڑھیں اور اسکا ترجمہ پڑھیں آپ بہت ساری زبان سیکھتے ہیں اسکا ٹیوشن پڑھتے ہیں ڈاکٹر لوگ ہر وقت کسی نہ کسی کورس میں مصروف رہتے ہیں وہ سیکھتے ہیں، پڑھتے ہیں کسی صورت سے ایسا کوئی نظام قائم ہونا چاہیے عالم اسلام میں خصوصاً اور تمام دنیا میں کہ ہمارے بچے جب اسکول جائیں اسکول جانے کے قابل ہو جائیں اگر وہ میٹرک کریں تو میٹرک کے بعد یا میٹرک کے ساتھ ساتھ انہیں قرآنی علام بھی حاصل ہوں اور اسکا بہت آسان طریقہ ہے کہ ہمارے جو والدین ہیں، ہمارے جو بزرگ، ہمارے جو مائیں ہیں، ہماری کو بیٹیاں ہیں، ہمارے جو بیٹے ہیں ہمارے جو دوست ہیں ہمارے جو احباب ہیں وہ اس بات کا فاصلہ کریں کہ آج کی مجلس میانہ میں قرآن پاک کی جتنی صورتیں یاد ہیں دس بار سورتیں الحمد للہ ... ہر مسلمان کو یاد ہوتی ہے اس کا ترجمہ یاد کر لے دیکھتے آپ کو الحمد للہ ... مالک یوم... تک یاد ہوتی ہے تو آدھا کام تو ہو گیا آدھا کام یہ ہے کہ آپ قرآن کا ترجمہ پڑھ لیں اور اردو زبان جاننے والے کے لئے تو قرآن کا ترجمہ پڑھنا بہت ہی آسان ہے اس لئے کہ قرآن کے ترجمہ میں اردو میں بہت سارے الفاظ عربی میں رائج ہیں سیرت النبی کے اجلاس کے سلسلہ میں میں نے یہ معروضات پیش کی اسکا رب الباب یہ ہے کہ مسلمان کے لئے، ہر مسلمان کے لئے، وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا کسی ملک سے تعلق رکھتا ضروری ہے کہ اس کو اپنی ماورائی زبان میں عربی کو اس لئے کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا مسلمانوں کے لئے عروج وزوال کی جو داستان کہی جائے گی اس کے پیچھے یہ بات ہے کہ اگر مسلمان عربی زبان سکھ لے، عربی زبان پڑھ لے، جس طرح وہ دوسری زبان پڑھتا ہے میرا منشأ یہ ہے کہ گزرتے ہیں کہ آپ دوسری زبانیں نہ سکھیں، لیکن عربی زبان بھی ضروری سیکھیں، اس سے مسلمان قوم کو عروج حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اسے آگاہی ہوگی رسول اللہ کا جو مشن ہے اس مشن میں جب آپ حصہ لیں گے، کاروبار کریں گے تو اس میں رسول اللہ کی آپ کو برکتیں حاصل ہوگی عید میلاد النبی کے سلسلہ میں جن حضرات نے جس طرح بھی حصہ لیا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیں آمین رب العالمین

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 177

Track 2

اللہ تعالیٰ کو دیکھنا کس طرح ممکن ہے؟ (لاہور)

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے رسول اللہ ﷺ  
کے مشن کے لئے اتنا کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مشن قرآن پاک کی  
احادیث کی تعلیمات ہیں۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں ہمیں  
رسول اللہ ﷺ کی طرف سے رحمت نہ ملے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی فرشتہ  
دکتاب ہے جو رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے قرآن کریم کے  
بارہ میں یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ بار بار اس پر مضامین بھی لکھتے ہیں  
اکرام تقریر بھی کرتے ہیں کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر چھوٹے  
سے چھوٹی بڑے سے بڑی بات کی وضاحت کر دی گئی ہے لایغد... قرآن کریم ایک  
ایسی دستاویز ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی ہے کہ اس میں  
چھوٹے سے چھوٹی بڑے سے بڑی بات کا اور بڑے سے بڑے مسئلہ کا اللہ تعالیٰ نے  
وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں جو میرے  
نزدیک بڑی ایک اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا فروخت  
کس طرح ہو اور امت مسلمہ کو کون سی ہدایت ہے جن پر وہ عمل کر کے اپنے  
آپ سے رب سے واقف ہو کر، اللہ تعالیٰ کی پہچان کا اس کو سلیقہ آئے... من  
عرف... رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب  
کا تعارف حاصل کر لیا" جہاں تک اپنے آپ کو پہچاننے کا تعلق ہے ہر شخص یہ  
کہتا ہے کہ بھئی میں اپنے آپ کو جانتا ہوں میں ذید ہوں، میں محمود ہوں لیکن  
یہ جاننا میں ذید ہوں، میں محمود ہوں یہ تو جانوروں میں بھی اس بات کی سمجھ  
عطا فرمائی ہے کہ ایک بکری بھی جانتی ہے کہ میں میں بکری ہوں، ایک گائے  
بھی جانتی ہے کہ میں گائے ہوں، ایک اونٹ بھی جانتا ہے کہ میں اونٹ ہوں...  
من عرف... کہ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا... فقد عرف... اس نے اپنے رب کو  
پہچان لیا اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں ذید ہوں، میں بقر ہوں، میں عظیمی  
ہوں، میں فلاح ہوں، میں عورت ہوں، میں مرد ہوں، پہچاننے سے مراد یہ ہے کہ  
اللہ تعالیٰ کی ان تخلیقی خلوص کو پہچان لیا جائے کہ جس سے خالقیت کی ذات  
گرامی کا تعارف حاصل ہو... من عرف... جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے  
اپنے رب کو پہچان لیا جہاں تو اپنے آپ کو پہچاننے کا تعلق ہے تو ہر آدمی یہ  
کہتا ہے کہ میں اپنے آپ کو جانتا ہوں، میں ذید ہوں، میں بقر ہوں، میں حمید ہوں  
میں حامد ہوں، میں محمود ہوں یہ پہچاننا ایسا پہچاننا ہے کہ جس کے بارے  
میں یہ نہیں کہہ جا سکتا کہ... من عرف... اس سے احاطہ ہو گیا ہے اور من  
عرف نفس... کی جو حکمت ہے ہم اس سے واقف ہو گئے ہیں... من عرف  
نفس... جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس سے مراد یہ  
ہے کہ انسان اپنی اصل سے واقفیت رکھتا ہو اگر مادی اصل ایک مادی وجود ہے  
تو یہ ایک کائنات کی بات ضرور ہے ایک سطحی بات ہے ہر آدمی یہ جانتا ہے کہ  
میں ذید ہوں، میں بقر ہوں میرا ایک وجود ہے میرا ایک جسم ہے لیکن... من  
عرف نفس... سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی عوامل کو پہچاننا انسان

کی تخلیق میں جو اللہ تعالیٰ صفات کام کر رہی ہیں انکا ادراک ہونا رسول اللہ کا ارشاد اعلیٰ مقام ... من عرف نفسه ... کو سمجھنے کے لئے اپنی روح کو پہچاننا جب تک کوئی انسان اپنی روح سے تعارف حاصل نہیں کرتا اس وقت تک وہ اپنے آپ کو نہیں پہچانتا اگر یہ پہچانتا ہے کہ میں ذید ہوں، میعمر ہوں، یہ تو ایک بکری بھی جانتی ہے میں بکری ہوں، یہ ایک گائے بھی جانتی ہے کہ میں گائے ہوں، یہ اونٹ بھی جانتا ہے کہ میں اونٹ ہوں اپنی شخصیت کے بارے میں جو ان کی ضروریات ہے وہ ان سے بھی واقف ہے وہ ضروریات بھی پوری کرتا ہے مثلاً ہر مخلوق ماں باپ ہوتی ہے تو انسان بھی ماں باپ ہوتا ہے تو اب یہ آدمی جانتا ہے کہ میں باپ ہوں ہر عورت یہ جانتی ہے کہ میں ماں ہوتی اسطرح ایک بکرہ پہچانتا ہے میں باپ ہوں اور ایک بکری پہچانتی ہے کہ میں ماں ہوں جس طرح ایک مانک اندر ایک ممتا ہوتی ہے وہ اپنے بچے کو پالتی ہے دودھ پلاتی ہے، اپنے بچے کی حفاظت کرتی ہے، اسی طرح ایک بکری بھی اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور اس کی حفاظت کرتی ہے اس کو جو کچھ اس علم اس بچے کے لئے ضروری ہوتا ہے وہ اس کو سکھاتی ہے ... من عرف نفسه ... سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی ذات کو پہچانے اور انسان اپنی کنت سے واقف ہو انسان اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو تعارف رکھتا ہے جو انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخصوص فرمائی ہیں انسان میں عقل کام کرتی ہے اگر ہم یہ کہیں جی صاحب ہم اپنی عقل کی بنیاد پر ہم اپنے آپ کو پہچانتے ہیں تو یہی ہمارا عرفان ہے تو اس بات پوری نہیں ہوتی تو اس لئے کہ شیر بھی جانتا ہے میری کیا صلاحیتیں ہیں اسے شکار بھی کرنا آتا ہے دوسرے یہ کتے دیکھتے جو مجرم لوگ ہوتے ہیں ان کو پکڑنے کے لئے کتوں کی خدمات حاصل کرتے ہیں انسان اپنے مجرم کو خود نہیں پکڑتا کتے کی نشاندہی پر پکڑتا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ کتے میں عقل ہے انسان میں بھی عقل ہے ... انا فی ذلک ... آدمی وہ ہے جو اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کرتا ہے تخلیق کے جو بارے میں تخلیقات کا جو عمل ہے ان کو حاصل کرنے کے جدوجہد اور کوشش کرتا ہے ہر انسان جانتا ہے کہ وہ ایک جسم ہے جسم بیمار بھی ہوتا ہے، جسم صحت مند بھی ہوتا ہے، وہ جسم جوان بھی ہوتا ہے، اس کی شادی بھی ہوتی ہے، اس کے بچے بھی ہوتے ہیں، وہ ماں باپ بھی بنتے ہیں، یہ ساری خصوصیات تو ہمیں جانوروں میں بھی ملتی ہے جانور کے بھی بچے ہوتے ہیں، جوان ہوتے ہیں، پھر انکے بچے ہوتے ہیں وہ ماں باپ بن جاتے ہیں انسان اپنے بچوں کو علم سکھاتا ہے جانور بھی ضرورت کے مطابق اپنے بچوں کو علامتیں سکھاتا ہے علم تو یہ ہے جس سے ہم دنیاوی زندگی گزارتے ہیں اور دنیاوی زندگی گزارنے کے لئے اس علم کی بڑی اہمیت ہے ایک علم یہ ہے کہ انسان اس علم کے تخلیقی فارمولوں سے تخلیقی عوامل سے واقفیت رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر وادیت کی ہیں اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے احسن تقویم عطا فرمایا لہذا انسان ... احسن تقویم انسان ہے اس کو سمجھنے کے لئے اور انسان کی کنا کو

جاننے کے لئے اور انسان کی فضیلت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی روح سے واقفیت رکھتا ہو من عرف نفسه... کہ جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنی نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا انسان میں اور دوسری مخلوق میں قدر مشترک تو یہ ہے کہ ہر مخلوق بچے ہوتی ہے پھر جوان ہوتی ہے پھر اس کے بچے ہوتے ہیں، وہ بچے کی پروارش بھی کرتے ہیں، بچوں کی حفاظت بھی کرتے ہیں، بچوں کو شکار کرنا بھی سکھاتے ہیں، جتنا علم کی ضرورت ہے وہ علم بچوں کو سکھاتے ہیں کئی جگہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی عقل سے زیادہ جانور کی عقل معلوم ہوتی ہے مثلاً شہد کی مکھی ہے اس شہد کی مکھی میں جو ہے اس میں ایک نظام ہے پورا سلطنت کا ایک نظام ہے اس میں جو کدار بھی ہوتے ہیں اس میں سب کچھ ہوتا ہے انتہائی ہے کہ اس میں مکھی باہر سے اگر غلط شہد لیکر آجائے تو جو جو کدار مکھی ہوتی ہے وہ اس کو مار دیتی ہے چھت میں داخل ہونے نہیں دیتی تو اس سے یہ بات پوری نہیں ہوتی کہ ہم نے تخلیقی نظام کو سمجھ لیا تخلیقی نظام کو سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ خالق کائنات کا تعارف حاصل ہو اللہ تعالیٰ کا تعارف حاصل ہو... من عرف نفسه... جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا جس نے اپنی روح کا ادراک کر لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا اب ایک سوال یہ ہے کہ لوگ کر سکتے ہیں وہ یہ کہ صاحب روح کے پہچاننے سے اللہ کی پہچان کا کیا تعلق ہے روح کیسے اللہ کو پہچانے گی تو قرآن پاک کی جو تعلیمات ہیں اور احادیث کی جو تعلیمات ہیں ان سے یہ بات واضح طور پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ ساری کائنات بنائی تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے کائنات کے سامنے اپنی ربوبیت کا اظہار فرمایا اور اس طرح فرمایا کہ کائنات سے... الست بربکم... کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں کائنات نے یہ کہا جتنی بھئی مخلوق تھی اس میں انسان بھی شامل ہے... قالوا بلی... جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں ہم اس بات کا اطراف کرتے ہیں جب ہم نے ہماری روح میں ازل میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا ہے تو ہم اس بات کے پابند ہو گئے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو اللہ تعالیٰ کی ذات کو اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اللہ کو پہچانیں پہچان تو ہم چکے ہیں ہماری روحیں تو دیکھ چکی ہیں اللہ تعالیٰ کو... الست بربکم... کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں روحوں نے کہا... قالوا بلی... جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں اس بات کا اطراف کیا اب روح کے اوپر ایک پردہ آیا مادی جسم کا یہ شعور کا وہ شعور اتنا طاقت ور ہوا ماحول کے زیر اثر وہ الست بربکم... جو اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا اس کو بھول گیا اب لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہم کو دیکھ نہیں سکتا بھئی کیسے نہیں دیکھ سکتا اللہ تعالیٰ کو انسان کی روحیں دیکھ چکی ہیں اور انسان کی روحوں کو اس بات کا ادراک ہے کہ اس نے اللہ کو دیکھا اور دیکھنے کے بعد اس بات کو تسلیم کیا اور اللہ کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ کی

آواز سن کر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار بھی کیا یعنی ازل میں انسان اللہ تعالیٰ کو دیکھ چکا اور اللہ تعالیٰ کا زبان سے ربوبیت کا اقرار بھی کر چکا۔ اب سوال یہ کہ کس حیثیت سے انسان نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟ کس حیثیت سے انسان نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا اسکا سیدھا سا جواب یہ کہ انسان کی روح نے اللہ کو دیکھا انسان کی روح نے اللہ کو دیکھ کر یہ کہا ... الست بربکم... قالو البلی ... کہ جی ہاں ہم اس بات کا اطراف کرتے ہیں اس بات کا اقرار کرتے ہیں اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں اب روح کا تعلق انسان کی ذات سے اب آپ دیکھ اگر مادی جسم میروح نے اُن تومادی وجود جو متحرک نہیں ہوتا اور جب مادی وجود سے روح نکل جاتی ہے توانسان

dade body

ہوجاتا

dade body

یا مرنا یا لاش اس کا آپ کچھ بھی نام رکھیں یہ اسی وقت تک ہے جب تک اس کے اندر روح ہے اور جب جسم سے روح اپنا رشتہ منقطع کر لیتی ہے تو پھر جسم کی حیثیت بالکل ایک ذرا چیز کی ہوجاتی ہے نہ یہ بول سکتا ہے، نہ یہ سن سکتا ہے، نہ اسے بھوک لگتی ہے، نہ اسے پیاس لگتی ہے، نہ اسکی شادی ہوتی ہے، نہ اس کے بچے ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ روح جب تک جسم کے ساتھ خود کو وابستہ رکھتی ہے تو یہ سارے اعمال جو ہیں ہوتے رہتے ہیں تو بچے بھی ہوتے ہیں، یہ بڑے بھی ہوتے ہیں، جوان بھی ہوتے ہیں پھر یہ بوڑھے بھی ہوتے ہیں، پھر ان کی شادی بھی ہوتی ہے، دادا نانا بھی بنتے ہیں لیکن اگر ابتداء میں ہی انسان کے اندر سے روح نکل جائے تو نہ وہ بڑا ہوتا ہے، نہ وہ جوان ہوتا ہے، نہ وہ باپ بنتا ہے، نہ وہ ماں بنتی ہے کچھ بھی نہیں ہوتا تو اصل جو انسان کا وجود ہے وہ مادی جسم نہیں ہے اصل انسان کا وجود روح ہے اب روح اللہ کو دیکھ چکی ہے ازل میں اللہ کی ربوبیت کا اقرار بھی کر چکی ہے تو اللہ کو دیکھنا اس طرح ممکن ہے کہ انسان اپنی اصل یعنی روح سے واقف ہو کوئی انسان جب اپنی اصل سے روح سے واقف ہو جاتا ہے کیونکہ روح اللہ کو دیکھ چکی ہے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر چکی ہے تو وہ اس دنیا میں بھی اللہ کا دیدار کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جو مظاہرہ دنیا میں جو ہو رہا ہے اس کا اسے ادراک ہو جاتا ہے اور اس ادراک سے وہ خالق کائنات کو پہچان لیتا ہے اس کو رسول اللہ نے ... من عرف نفسه... فرمایا ہے کہ جو بندہ یعنی اپنے نفس کو یا اپنی روح کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے رب کو پہچان لیتا ہے اب سوال یہ کہ نفس کو کیسے پہچانا جائے؟ ایک تو یہ صورت ہے کہ میں ذید ہوں، میں عمر ہوں، میں بشیر ہوں، کوئی بھی نام ہو ہمارا پہچاننا یہ مادی وجود کی حد تک ہے ذرا ایک بشیر صاحب ہے بشیر صاحب جو ہے وہ مادی وجود کی

حد تک اپنے آپ کو پہچانتے ہیں اور مادی وجود کو ہی بشیر احمد کہتے ہیں جبکہ تجربہ ہمارا یہ کہ مادی وجود بالکل عارضی اور فیشن ہے اس کو سنبھالنے والا روح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو ہماری جو اصل ہے وہ روح ہے اگر ہم روح کا کسی طرح ادراک کر لیں تو اللہ تعالیٰ کو بھی پہچاننا آسان ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے جسم کے ساتھ ساتھ اپنی اصل روح کو بھی پہچاننے کی کوشش کریں اور جدوجہد کریں اور اس کے لئے آسان جو طریقہ ہے مراقبہ ہے آپ کے اساتذہ آپ کو بتائیں گے کہ مراقبہ کس کیا جاتا ہے اور مراقبہ کے ذریعہ خود شناسی کا عمل کس طرح پورا ہوتا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ روح کی صلاحیتوں سے واقف ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین اختتام

\*\*\*\*\*